سوال

(472) خطبہ جمعہ بجواب ''حمایت اسلام'' لاہور

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

خطبہ جمعہ بجواب ''حمایت اسلام'' لاہور

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اخبار حمایت اسلام لاہور میں ایک سوال چھپا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں ۔ علماء کرام توجہ فرمایئں ۔ حمایت اسلام کے کسی صفحے پر یہ عنوان ''خطاب ترک زبان میں'' یہ خبر درج ہے کہ قسطنطنیہ کے پانچ علماء ایک جمعیت نے بزبان ترکی کی عیدین اور جمعہ کے 58 خطبے تیار کیے ہیں ۔ جن کو آئندہ خطیب مساجد میں پڑھیں گے ۔ ان خطبات وعالیات میں واحادیث حمد وشکر کے بعد مسلمانوں کو شرعی احکام کی بنا پر اس امر کا جوش دلایا گیا ۔ کہ وہ ہوئی کمیٹی یتیم خانوں شہدا کے بچوں جمعت حمایت اطفال ۔ اور جمیعت ہلال ۔ احمر وغیرہ نیک کاوں کی طرف متوجہ ہوں ۔ کہا جاتا ہے کہ وزیر دینیات کی منظوری کے بعد ہی عنقریب ہی سرکاری فرمان جاری کردییے جایئں گے ۔ کہ تمام قلمروئے ترکیہ میں متذکرہ خطبے پڑھے جایئں ۔ اس خبر سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں ۔

1 ۔ علماء ترکیہ کے نزدیک خطبوں کا اس زبان میں ہونا لازمی اور لابدی ہے ۔ جس کو سامعین سمجھ سکیں ۔

2 ۔ خطبات میں ضروریات کا بیان ضروری جزو ہے ۔ ہم اپنے علماء کرام کی خدمت اقدس میں بصد آداب ونیاز گزارش کرتے ہیں ۔ کہ وہ اس امر پر غور فرمایئں ۔ کہ وہ ان دونوں باتوں میں سے ایک یا دونوں ہی اپنے ملک میں رائج کرسکتے ہیں یا نہیں؟ یہ خیال ہے کہ یہاں خطبہ اردو زبان میں ہونا چاہیے یا عربی زبان میں اس کا تعلق عالموں سے ہے ۔ ظاہر ہے کہ انسان مادری زبان میں زیادہ آسانی سے سمجھ سکتا ہے ۔ معاملہ بالکل صاف ہے ۔ ہمارے دینی پشوا اگر تھوڑی سی توجہ مبذول کرایئں تو وہ چند ہفتوں میں ایسے خطبات تیار کراسکتے ہیں ۔ جو قوم کی موجودہ مشکلات کے حل اور ضروریات کی تکمیل پر راغب ومائل کرسکتے ہیں ۔ امید ہے کہ دیگر علماء کرام بالعموم اور جمعیت علماء بالخصوص ہماری عاجزانہ اور عامیانہ درخواست کو اپنی توجہ مبارکہ سے مشرف فرمایئں گے ۔ (حمایت اسلام 13 جنوری 37 ص 5)

اہل حدیث

مسلمانوں کی خوش قسمتی سے خطبہ کے متعلق بھی اختلاف پیدا ہوچکا ہے ۔ کہ اس میں دیسی زبان میں خطاب کرنا جائز ہے یا نہیں؟ حالانکہ خطیب کی ہیت کو قبلہ کی طرف پٹھ اور سامعین

کی طرف منہ ہاتھ میں اعصا سر وقد کھڑے ہوکر ایھاالناس یھاالناس کہنا۔ اس پر شریعت کا یہ حکم کہ اثناء خطبہ میں خاموش ہوکر سنتے رہو۔ جو بولے وہ سخت گناہ گار قطع نظر اور دلیل کے یہ صورت کزائی ہی بتارہی ہے۔ کہ خطیب کا خطبہ بغرض تفہیم ہے۔ اس شہادت اور قرینہ حالیہ کے بعد ہم اسوہ حسنہ (سنت نبویہ ﷺ) پر نظر کرتے ہیں۔ تو وہاں ایک عجیب طریق خطبہ کا پاتے ہیں۔ حدیث صحیح میں وارد ہے۔

"کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یقراء القران ویذکرالناس" (مشکواۃ باب الخطبہ)

''یعنی آپ ﷺ کے دو خطبے ہوتے تھے۔ ان میں آپ قرآن شریف پڑھتے۔ اور لوگوں کو وعظ فرماتے تھے۔''

یہ حدیث اپنا مضمون بتانے میں صاف اور صریح ہے۔ جو کسی مزید تشریح کی محتاج نہیں صاف الفاظ سے سمجھ میں آتا ہے کہ ہم خطبہ میں رسول اللہ ﷺ قرآن مجید پڑھ کر وعظ فرماتے تھے۔"

یہ تو ہر ایک واقف اور ماہر قرآن پر واضح ہے۔ کہ قرآن مجید میں ہر ضرورت کو پورا کیا گیا۔ اور ہر مرض کی دوا بتائی گئی ہے۔ کہ پس خطیب کو چاہیے جیسا موسم اور جیسی ضرورت ہو اسی کے مطابق قرآن مجید سے حکم اور حکمت کی آیات پڑھ کر خطبہ میں وعظ فرمادیں۔ اور بس چنانچہ اہل حدیث کی مساجد میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ بہت سے علماء کرام نے سال بھر کے خطبے بھی بنائے ہیں۔ لیکن جن خطبیوں نے قرآن شریف بامعنے پڑھا ہوا ان کو کوئی ضرورت نہیں۔

ما قصہ سکندر و دولھا نخواندہ ایم ازما بجز حکایت مہر ووفا سپرس

ایڈیٹر صاحب ''حمایت اسلام'' سے امید ہے کہ اس جواب کو اپنے پرچے میں نقل کریں گے۔ (23رجب 1345ہجری)

مذاکرہ علمیہ بابت ترجمہ خطبہ از مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری

مذاکرہ علمیہ بابت مسئلہ وعظ جمعہ مندرجہ اہل حدیث نمبر 13 ج 9 مورخہ 5 صفر 1330 ہجری اس مسئلے میں جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ جمعہ میں قرآن مجید پڑھتے۔ اور تزکیر فرماتے۔ یعنی وعظ کہتے۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح مسلم میں مروی ہے۔

"کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یجلس بینھما یقراء القران ویذکرالناس (الحدیث)

اور میری نظر سے یہ کہیں نہیں گزرا ہے۔ کے رسول اللہ ﷺ نماز جمعہ کے بعد وعظ کہتے اور لوگوں کو اس کے لئے ٹھیراتے اور صیغہ امر آیت کریمہ

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا ١٠ سورة الجمعة

میں ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ آیت کریمہ

وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا ٢ سورة المائدة

میں ہے۔ یعنی اباحت کے لئے وجوب کے لئے نہیں ہے۔ پس بعد نماز جمعہ ہر شخص کو مباح ہے کہ چلا جائے یا ٹھرا رہے نہ چلا جانا ہی واجب نہ ٹھرجانا ہی واجب اور نہ کوئی ان میں سے ممنوع وعظ وتذکیر بعد نماز جمعہ کا وہی حکم ہے۔ جو اور وقتوں کا ہے۔ تو جس طرح اور وقتوں میں وعظ وتذکیر جائز ہے اسی طرح بعد نماز جمعہ بھی جائز ہے۔ تو اگر کوئی شخص بعد از نماز جمعہ محض جواز کے خیال سے وعظ کہے اور دوسرے لوگ سننے کے لئے ٹھرجایئں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ لیکن جو شخص اس وعظ میں شامل نہ ہو اور بعد از نماز جمعہ چلا جاوے۔ اس

کو زجر کرنا البتہ بے وجہ اور ناجائز ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد01ص622

محدث فتویٰ